S_1996_5_306_312

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس۔سی۔آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

آنند سنگھ بشٹ

28 اگست 1996

جی۔این۔رے اور بی۔ایل۔ہنسریا، جسٹسز۔

بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ، 1968 اور قاعدے/ ضابطہ فوجداری، 1973:

قاعدہ 39 / دفعہ 5، 428-بارڈر سیکیورٹی فورس/ نائک نے ایک زیر تربیت فوجی اہلدار کو زخمی کرنا-بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور دفعہ 307 آئی پی سی کے تحت جرم کے لیے مجرم قرار دیا گیا اور ایک سال آر آئی کی سزا سنائی گئی۔ایک سال آر آئی کی دفعہ Cr.P.C 428 کے تحت مجداعی کے لیے عدالت عالیہ سے رجوع کرنا، مقدمے سے پہلے کی حراست کے خلاف-عدالت عالیہ نے اس کی حراست سے رہائی کا حکم دیا-اپیل پر، کہا گیا کہ دفعہ Cr.P.C 428 کی مدد طلب کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔عدالت مارشل کے ذریعے سزا یافتہ قیدیوں کے سلسلے میں-کیس کے حقائق میں بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ میں دفعہ Cr.P.C 428 کی طرح ایک شق کو پہلے ہی شامل کیے جانے کی مدت تک کم کر دیا گیا ہے۔

اجمیر سنگھ بنام یونین آف بھارت اور دیگر، (1987) 3 ایس سی آر 84؛ اجیت کمار بنام یونین آف بھارت اور دیگر وغیرہ، (1988) دو ایس سی آر 40 اور بھونیشور سنگھ بنام یونین آف بھارت اور دیگر، (1993) 4 ایس سی سی 327، پر انحصار کیا۔

مقدمے کے تحت ملزم کے طور پر طویل حراست کے معاوضے کا دعوی-زیادہ سے زیادہ دس سال کے مقابلے میں ایک سال آر۔آئی کی سزا-اس لیے مالی معاوضے کی ادائیگی کے لیے ہدایت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اجیت کمار بنام یونین آف بھارت اور دیگر وغیرہ، (1988) 2 ایس سی آر 40، ممتاز۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1987 کی فوجداری اپیل نمبر 633۔

کلکتہ عدالت عالیہ کے Crl.M کیس نمبر 1072 آف 1985 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے این۔این۔گوسوامی، تارا چندر شرما، محترمہ سشما سوری اور پی

۔پرمیشورن۔

مدعاعلیہ کے لیے امریش کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم نامہ جاری کیا گیا:

مدعا علیہان آنند سنگھ بشٹ کی طرف سے ہیبس کارپس کی رٹ کے لیے تحریری درخواست سے پیدا ہونے والے 1985 کے فوجداری متفرق کیس نمبر 1072 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے 30 ستمبر 1985 کو منظور کیا گیا فیصلہ اس اپیل میں چیلنج کے تحت ہے۔آنند سنگھ بشٹ بارڈر سیکیورٹی فورس میں نائک تھے۔ایک کیڈٹ راج کشور سنگھ کو زخمی کرنے پر، اس پر بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ 1968 کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور اسے تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 307 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور اسے ایک سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی۔اس طرح کی سزا پر عمل درآمد کرتے ہوئے انہیں برہم پور سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔مدعا علیہان آنند سنگھ بشٹ نے کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے ہیبس کارپس پٹیشن دائر کی جس میں یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ وہ بارڈر سیکیورٹی فورس کے حکام کے ذریعے تقریبا ایک سال تک مقدمے سے پہلے حراست میں رہا تھا، اس لیے وہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کے تحت ایک سال کی سخت قید کی سزا کو ختم کرنے کا حقدار ہے اور اس لیے اسے حراست سے فوری طور پر رہا کیا جانا چاہیے۔متنازعہ فیصلے سے، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کی فائدہ مند شق مدعا علیہ کے معاملے میں لاگو ہوتی ہے حالانکہ اس پر بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ کے تحت عدالت مارشل کے ذریعے مقدمہ چلایا گیا تھا اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 5 نے اس طرح کا فائدہ نہیں لیا ہے۔اس کے مطابق 30 ستمبر 1985 کو مدعا علیہ کو حراست سے رہا کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔کلکتہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف یونین آف بھارت نے فوری اپیل کو ترجیح دی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سوال پر کہ کیا مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کا فائدہ جو تفتیش، تفتیش یا مقدمے کی سماعت کے دوران کسی ملزم شخص کی طرف سے قید کی مدت کے خلاف زیر حراست مدت کو طے کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے، اس وقت لاگو ہوتا ہے جب کسی فوجی اہلکار کو آرمی ایکٹ کے تحت عدالت مارشل کے ذریعے مجرم قرار دیا جاتا ہے، ہائی عدالت عالیان نے مختلف فیصلے دیے۔اس طرح کے فیصلوں میں سے ایک فیصلہ اجمیر سنگھ بنام یونین آف بھارت اور دیگر کے معاملے میں اس عدالت سامنے غور کے لیے آیا، اس عدالت ذریعے مذکورہ عدالت میں دیا گیا فیصلہ (1987) 3 ایس سی آر 84 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔کلکتہ عدالت عالیہ کا فیصلہ مدعا علیہان سے متعلق مذکورہ ہیبس کارپس پٹیشن میں منظور کیا گیا، آنند سنگھ

بشٹ کا بھی اجمیر سنگھ کے کیس (سپرا) میں اس عدالت سامنے حوالہ دیا گیا تھا۔اجمیر سنگھ کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 میں شامل سیٹ آف کا التزام آرمی ایکٹ کے تحت کورٹ مارشل کے ذریعے سزایافتہ اور سزایافتہ افراد کے معاملے میں قابل توجہ نہیں ہے۔اس عدالت کی طرف سے یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ آرمی ایکٹ، نیوی ایکٹ اور ایئر فورس ایکٹ خاص قوانین تشکیل دیتے ہیں جو عدالت عالیان مارشل کو خصوصی دائرہ اختیار اور اختیارات فراہم کرتے ہیں۔ان میں ایک مکمل طور پر خودمختار جامع ضابطہ شامل ہے جس میں مختلف دفاتر کی وضاحت کی گئی ہے اور مجرموں کی حراست، تحویل، تفتیش اور مقدمے کی سماعت، دی جانے والی سزا، عائد کی جانے والی سزاؤں کی تصدیق اور نظر ثانی، اس طرح کی سزاؤں پر عمل درآمد اور اس طرح کی سزاؤں کے سلسلے میں معافی، معافی اور معطّلی کی منظوری کا طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ضابطے کا دفعہ 5 اس طرح کے خصوصی قانون کے تحت آنے والے تمام معاملات کے سلسلے میں ضابطے توضیعات کو لاگو نہیں کرتا ہے۔مذکورہ فیصلے میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 475 میں عدالت ذریعے مقدمے کی سماعت جس پر یہ ضابطہ لاگو ہوتا ہے اور کورٹ مارشل کے ذریعے کیا گیا فرق حتمی طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پارلیمنٹ کورٹ مارشل کو کارروائی کے لیے ایک فورم کے طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے سامنے ضابطہ اخلاق توضیعات کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔مذکورہ فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 428 کے الفاظ میں ہی یہ اندرونی اشارہ موجود ہے کہ عدالت مارشل کے ذریعے مقدمے کی سماعت اور سزا پانے والے افراد کے حوالے سے اس کی کوئی درخواست نہیں ہو سکتی۔ضابطہ کے تحت کسی بھی پولیس افسر کے ذریعے یا عدالت مارشل کے ذریعے مقدمے کی سماعت کرنے والے افراد کے معاملے میں اس جانب مجسٹریٹ کے ذریعے مجاز کسی شخص کے ذریعے کوئی تفتیش نہیں کی جاتی ہے۔کوڈ کے تحت کسی مجسٹریٹ یا عدالت ذریعے ان افراد کے ذریعے کیے گئے جرائم کے حوالے سے کوئی انکوائری نہیں کی جاتی ہے جن پر کورٹ مارشل کے ذریعے مقدمہ چلایا جاتا ہے۔مقدمے کی سماعت بھی عدالت مارشل کے ذریعے ضابطہ اخلاق کے تحت نہیں بلکہ صرف آرمی ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ خصوصی طریقہ کار کے مطابق کی جاتی ہے۔لہذا، ایکٹ کے تحت عدالت مارشل کے ذریعے سزایافتہ قیدیوں کے سلسلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کی مدد طلب کرنے کی قطعی گنجائش نہیں ہے۔مدعا علیہان آنند سنگھ بشٹ کے معاملے میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو اجمیر سنگھ کے معاملے (سپرا) کے مذکورہ فیصلے میں واضح طور پر مسترد کر دیا گیا۔ہم یہاں اشارہ کر سکتے ہیں کہ اجمیر سنگھ کے معاملے (سپرا) میں کیے گئے فیصلے کے بعد اس عدالت نے اجیت کمار پنجم یونین آف بھارت اور دیگر وغیرہ، (1988) 2 ایس سی آر 40 اور بھونیشور سنگھ

بنام یونین آف بھارت اور دیگر، (1993) 4 ایس سی سی 327 کے معاملے میں عمل کیا ہے۔اس لیے اس اپیل کو خارج کیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر امریش کمار نے تاہم ہمارے سامنے پیش کیا ہے کہ تسلیم شدہ طور پر مدعا علیہ نے تقریباً ایک سال تک مقدمے سے پہلے کی حراست سے گزرا تھا اور اگرچہ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کے تحت جانے کا حقدار نہیں ہے، جیسا کہ اس عدالت نے قرار دیا ہے، وہ مقدمے سے پہلے کے مرحلے میں اتنی طویل حراست کے لیے معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔اس طرح کے دلیل کی حمایت میں، اس نے اس عدالت فیصلے پر بھروسہ کیا ہے جو بھوونیشور سنگھ کا معاملہ (سپرا) ہے۔بھوونیشور سنگھ پر عدالت مارشل نے آرمی ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا اور اسے عدالت مارشل نے مجرم قرار دیا، لیکن اسے آرمی ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے رول 27 کے تحت مینڈیٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فوجی حکام نے زیر سماعت قیدی کے طور پر تین ماہ سے زیادہ عرصے تک حراست میں رکھا اور ٹرائل عدالت نے تین ماہ کی مدت سے آگے اس طرح کی حراست کے لیے معاوضے کے طور پر ایک ہزار روپے دیے، بغیر مرکزی حکومت کی منظوری کے قاعدہ 27 کے تحت زیر سماعت افراد کو تین ماہ سے زیادہ حراست میں رکھنے کے لیے۔1,000 روپے کے اس طرح کے معاوضے کی ناکافی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس عدالت نے بھونیشور سنگھ کے معاملے (سپرا) میں اس طرح کے معاوضے میں اضافہ کیا۔

جہاں تک بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ کا تعلق ہے، آرمی ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی طرح کوئی شق نہیں ہے، لیکن بارڈر سیکیورٹی فورس رولز کے قاعدہ 39 کے تحت، تاخیر کی رپورٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔قاعدہ 39 کے ذیلی قاعدہ (2) میں کہا گیا ہے کہ جہاں ملزم کو مقدمے میں لائے بغیر تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے گرفتار رکھا جاتا ہے، کمانڈنٹ کی طرف سے کی گئی کارروائی اور تاخیر کی وجوہات کے بارے میں ایک خصوصی رپورٹ ڈائریکٹر جنرل کو ایک ایک نقل کے ساتھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور متعلقہ انسپکٹر جنرل کو بھیجی جائے گی۔اگر زیر سماعت ملزم کو عدالت مارشل کی کارروائی کے دوران حراست میں رکھا جاتا ہے تو مرکزی حکومت یا کسی اعلیٰ حکام سے منظوری حاصل کرنے کے لیے بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کوئی التزام نہیں ہے۔صرف تاخیر کی رپورٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔یہ صرف مطلوب کہ قانون اور قواعد میں مناسب التزام کیا جائے جس میں اعلیٰ حکام سے منظوری لینے کی ضرورت ہوتی ہے اگر بارڈر سیکیورٹی فورس کے زیر سماعت رکن کو عدالت مارشل کی کارروائی کے اختتام سے پہلے، اچھی وجوہات کی بنا پر تین ماہ سے زیادہ عرصے تک حراست میں رکھنا ہے جیسا کہ آرمی ایکٹ میں ہے۔

ہم یہاں یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ آرمی ایکٹ میں 1992 میں ترمیم کی گئی ہے اور دفعہ 169-اے کو آرمی ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے جو کہ مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 کے تحت اسی طرح کی شق ہے۔آرمی ایکٹ کی دفعہ 169-اے توضیعات کا حوالہ دینا مناسب ہوگا:

"1690Aا، افسر یا شخص کی طرف سے گزاری گئی حراست کی مدت قید کے خلاف مقرر کی جائے گی۔-جب اس ایکٹ کے تابع کسی شخص یا افسر کو کورٹ مارشل کے ذریعے جیل کی سزا سنائی جاتی ہے، جو جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی پر قید نہیں ہے، تو اسی معاملے کی تحقیقات، تفتیش یا مقدمے کی سماعت کے دوران اور اس طرح کی سزا کی تاریخ یا حکم سے پہلے دیوانی یا فوجی تحویل میں گزارے گئے عرصے کو اس پر عائد قید کی مدت کے خلاف مقرر کیا جائے گا، اور اس طرح کے حکم پر قید کی سزا پانے کے لیے ایسے شخص یا افسر کی ذمہ داری اس پر عائد قید کی مدت کے بقیہ، اگر کوئی ہو، تک محدود ہوگی۔

اپیل کنندہ یونین آف بھارت کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، ہماری انکوائری پر، عدالت کو آگاہ نہیں کر سکے ہیں کہ کیا بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ، 1968 میں اسی طرح کی شق کو شامل کرنے کے لیے کوئی فعال غور کیا جا رہا ہے۔ہمارے خیال میں، آرمی ایکٹ کی دفعہ 169 اے کے مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 جیسی شق کو بارڈر سیکیورٹی فورس ایکٹ میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ بارڈر سیکیورٹی فورس میں زیر سماعت ملزم کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے، کیونکہ بارڈر سیکیورٹی فورس کا کوئی رکن جب عدالت مارشل کا نشانہ بنتا ہے تو وہ دفعہ 428 مجموع ضابطہ فوجداری کے فائدے کا حقدار نہیں ہوتا ہے۔یہ صرف مطلوب کہ اس طرح کی ترمیم بغیر کسی تاخیر کے کی جائے۔

مدعا علیہ کے وکیل، مسٹر امریش کمار نے پیش کیا ہے کہ اگرچہ اس اپیل کے دائرہ کار اور دائرہ کار میں، معاوضے کی درخواست پیدا نہیں ہوتی ہے لیکن معاملے میں مکمل انصاف دینے کے لیے، یہ عدالت بھارت کا آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے قابل مدعا علیہ کو مناسب معاوضہ دینے کی ہدایت دے سکتی ہے۔ہم نے معاوضے کے اس طرح کے دعوے کے جواز پر غور کیا ہے۔لیکن مقدمے کے حقائق اور حالات میں، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے عدالت مارشل کے سامنے زیر سماعت ملزم کے طور پر حراست کی مدت کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے خلاف مناسب سزا دینے کے معاملے میں کم کرنے والے حالات کا نوٹس لینے کے لیے درخواست دی تھی۔اسے تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 307 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا اور ممکنہ طور پر کم کرنے والے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے صرف ایک سال کی قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ہم یہاں اشارہ کر سکتے ہیں کہ تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 307 کے تحت کسی جرم کے لیے

دس سال تک کی قید دی جاسکتی ہے۔لہذا، ہم زیر سماعت ملزم کے طور پر طویل حراست کے لیے مالی معاوضے کے لیے کوئی ہدایت دینے کے لیے مائل نہیں ہیں۔

مسٹر امریش نے آخر میں کہا کہ مدعا علیہ کا بارڈر سیکیورٹی فورس کے رکن کی حیثیت سے شاندار سروس ریکارڈ ہے۔انہوں نے 1962 میں ہند-چین جنگ اور 1971 میں ہند-پاکستان جنگ میں بھی حصہ لیا تھا۔مسٹر کمار نے عرض کیا ہے کہ مدعا علیہ نے جان بوجھ کر کیڈٹ راج کشور سنگھ کو چوٹ نہیں پہنچائی، لیکن چونکہ یہ ثبوت سامنے آیا ہے کہ مذکورہ راج کشور سنگھ اور مدعا علیہ آنند سنگھ بشٹ دونوں واقعے کے وقت نشے میں تھے اور اپنے ہوش میں نہ ہونے کی وجہ سے، مدعا علیہ نے اپنی رائفل سے ایک گولی چلائی تھی جس سے مذکورہ کیڈٹ راج کشور سنگھ کی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی جس کے ساتھ وہ طویل عرصے سے جھگڑا کر رہا تھا۔ہم نے اس معاملے میں عدالت مارشل کی کارروائی سے متعلق ریکارڈ کو دیکھا ہے۔عدالت مارشل میں استغاثہ کے گواہوں کی طرف سے دیے گئے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہان آنند سنگھ بشٹ بصورت دیگر راج کشور کے ساتھ کافی دوستانہ تھے۔انہوں نے واقعے کی تاریخ پر جھگڑا شروع کر دیا۔سری آنند نے کیڈٹ راج کشور سنگھ کو اس سے دور جانے کے لیے پکارا اور اس نے یہ انتباہ بھی دیا تھا کہ ورنہ راج کو گولی ماردی جائے گی۔اس بات کے شواہد بھی سامنے آئے ہیں کہ راج کشور سنگھ وہاں سے نہیں ہٹا اور یہاں تک کہ جب رائفل کو ٹرگر میں انگلی سے اٹھایا گیا تو راج کشور نے بیرل دبایا اور پھر اس کی ٹانگ پر گولی ماردی گئی۔کیمپ کے انچارج افسر نے، جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا، یونٹ کے کمانڈنٹ کو بھیجی گئی اپنی ابتدائی تفتیشی رپورٹ میں اشارہ کیا کہ کیڈٹ راج کشور سنگھ اور مدعا علیہ کے درمیان بہترین تعلقات تھے اور غالبا اس کا اس پر گولی چلانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن اس جھگڑے کی وجہ سے اس نے اس لمحے کی کھجلی پر ایک گولی چلائی تھی جب وہ اپنا غصہ کھو چکے ہوں گے۔

مذکورہ بالا تخفیف کرنے والے حقائق پر غور کرتے ہوئے اور اس حقیقت پر بھی غور کرتے ہوئے کہ سری آنند کو زیر سماعت ملزم کی حیثیت سے طویل حراست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور سزا پر عمل درآمد میں بہارم پور سنٹرل جیل میں بھی تقریبا چھ ماہ کی قید کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر اس کی سزا کو کم کر دیا جائے تو انصاف ملے گا۔ہم اسی کے مطابق آرڈر دیتے ہیں۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24